ماہنامہ مجلہ
حاصل پور
المحمدیہ
بیاد
حافظ عبداللہ بہاولپوری
مولانا عبداللہ گورداسپوری
حافظ عبدالمنان نورپوری
شمارہ نمبر 51 | رمضان 1440ھ | مئی 2019ء
نگران اعلیٰ:
حافظ ضیاء اللہ رؤف
ایڈیٹر:
محمد عظیم حاصلپوری
مبارک ہو
رمضان المبارک
آگیا
روزہ رکھنے کے فوائد وثمرات..!
شب قدر امت محمدیہ پر احسان عظیم
مئی ۱۹۱۴ء مدرڈے
ماؤں کا عالمی دن
یکم مئی 1886ء
مزدوراں کا عالمی دن
حاصل پور اسلامک سٹور
جنگی چوک بلدیہ روڈ حاصل پور بہاولپور
0301-6131916 0304-4411896

قارئین سے اک گزارش

محترم جناب ______________ اسلام علیکم

بعدازسلام [illegible] دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تمام قارئین کو خیر و برکت عطا فرمائے۔آمین

گزارش ہے کہ [illegible] محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور عرصہ سات برس سے دین حنیف کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔جوکہ مسجد کے ساتھ ملحق مختصر عمارت پر محیط تھا اب اسے توسیع دینے کے لیے اور اس میں بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لیے الگ عمارت کی ضرورت تھی جس کے لیے 72 مرلے یعنی پونے چار کنال جگہ شہر حاصل پور کے وسط (فائن سٹی روڈ عقب تعمیر نو پبلک سکول کینال ویو) میں خرید کرلی گئی ہے جوکہ ایک کروڑ پانچ لاکھ کی لی گئی ہے،یہاں بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لیے الگ الگ عمارت، مسجد، لائبریری اور ڈسپنسری کی تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔جس کی لاگت اڑھائی کروڑ ہے۔آپ کی زکوۃ اور آپ کے صدقات سے خصوصی شفقت کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔اس سے پہلے کہ زندگی، وقت اور موقعہ نہ رہے۔دین حنیف کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔شکرا

دعاگو

محمد عظیم حاصل پوری

مدیر محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور

0301-6161916

- ایزی پیسہ اکاؤنٹ: 03016131916
- واٹس اپ نمبر: 03237421406
- بنک اکاؤنٹ: M.Azeem.meezan bank hasilpur branch no 6101acont no 0101236374
- بنک اکاؤنٹ: Zahid majeed B.Alf.hasilpur 0126001003458869

قرآن و سنت کا ترجمان تبلیغی و اصلاحی

ماہنامہ مجلہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 4

سرپرست: الشیخ شیخ الحدیث عبد اللطیف صاحب رحمہ اللہ (بہاولپور)

نگران اعلیٰ: حافظ رضا اللہ رؤف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

شمارہ نمبر 51

رمضان 1440ھ

مئی 2019ء

خط و کتابت
حاصل پور اسلامک سٹور
جگی چوک بلدیہ روڈ حاصل پور بہاولپور
0301-6131916=0304-4411896

زر تعاون
ماہانہ 00 .... روپے
سالانہ 00 .... روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا
ای میل فیس بک
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن منیجر
سیع الرحمن حاصلپوری
0304-4411896
0313-2501221

نمائندہ خصوصی حاصل پور
مرزا عامر شہزاد
0301-7607016

نوٹ
مجلہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

آئینہ مضامین

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیرآباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وہاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمن 03007435242 — کچھی والا: ابو اسامہ ضیاء الرحمن 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 — مظفرآباد: میاں ضیاء الرحمن 03007851291 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمن 0302-6256749

درس قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مئی ۱۹۱۴ء سے درڈے

(ماؤں کا عالمی دن)

تحریر۔ محمد عظیم حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأحقاف: ١٥)

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکرگزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔"

جولیا وارڈ نامی خاتون ممتاز شاعرہ عظیم مصور انسانی حقوق کی انتھک کارکن کی والدہ ۱۸۷۰ء میں مئی کے دوسرے اتوار فوت ہوگئی۔ وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی۔ اس نے ہر سال مئی کے دوسرے اتوار کو خاص اپنی امی کے نام موسوم کرلیا۔ اور سارا دن اسی کی یاد میں مناتی اور محبت کا اظہار کرتی اور آہستہ آہستہ یہ دن امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک

میں رواج پانے لگا۔ مدرڈے کو امریکہ میں ۱۸۷۷ء میں باقاعدہ منانے کا رواج شروع ہو گیا۔ ۱۹۰۷ء میں اناجاروس خاتون نے جو امریکہ میں تعلیم کے پیشے سے وابستہ تھی مدرڈے کے حوالے سے ایک باقاعدہ تحریک شروع کی۔ اور پھر اس نے اپنے آبائی علاقہ فلاڈیلفیا میں پہلی مرتبہ بڑی شان وشوکت سے مدرڈے منایا جس سے امریکہ کی کئی ریاستوں میں بھی یہ منایا گیا اب اس دن کے پیش نظر امریکہ بھر کے کلیساؤں میں خصوصی دعائیہ تقریبات کا آغاز شروع ہونے لگا اور لوگوں کا مطالبہ بڑھنے لگا کہ امریکی صدر خود مدرڈے کا اعلان کرے اور اسے سرکاری سطح پر منایا جائے آخر کار امریکی صدر ووڈولسن نے ماؤں کے احترام میں ۱۹۱۴ء میں مئی کے دوسرے اتوار کو قومی دن قرار دے دیا۔

جبکہ اس سے پہلے قدیم یونان میں کئی دیوتاؤں کو جنم دینے والی سائی بیلے کا یادگاری دن بھی منایا جاتا تھا۔ رومن لوگ جونو دیوی کی یاد میں ایک دن مخصوص کر کے اپنی اپنی ماؤں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

ہندوستان میں بھی ''ماتا تیرتھا'' کا دن ماں کو پوجنے کا دن قرار دیا جا چکا ہے جو آج تک منایا جاتا ہے۔ برطانیہ میں اس دن کو ''مدرنگ سنڈے'' کا نام دیا گیا ہے۔ اور مدرنگ سنڈے کی روایت ۱۶ ویں صدی سے قائم ہے اس موقع پر سب لوگوں کو کام کام چھوڑ کر پورا دن اپنی ماؤں کے ساتھ گزارنے کی تلقین کی جاتی ہے اور ماؤں کو تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔

یہ تو مغربی دنیا تھی کہ جس میں بوڑھے والدین سال بھر مدرڈے اور مدرنگ سنڈے کو انتظار کرتے رہتے ہیں کہ کب وہ دن آئے کہ ہماری اولاد ہمیں اولڈ ہاؤس میں ملنے اور تحائف پیش کرنے آئے مگر اسلام اور اسلامی معاشرے میں ماںؑ سے محبت کے لیے ہر طلوع ہونے والا دن ''مدرڈے'' ہے۔

آج پاکستان اور دنیا بھر کے مسلم ممالک بھی مدرڈے مناتے ہیں مگر وہ اس موقع پر یہی پیغام دیتے کہ اسلام نے ہر دن کو مدرڈے بنایا ہے جس دن کا آغاز ماں کے دیدار اور دعا سے خالی ہو وہ دن خیر وبرکت سے خالی ہی رہ جاتا ہے۔

میرے رب نے ماں کو ایسا رتبہ دیا

محبت سے ماں کو دیکھنے کو عبادت بنا دیا

سیدنا معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْحَكَ! الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ))

''تیرا کچھ نہ رہے (ہائے افسوس) اپنی ماں کے قدموں سے چمٹ جا! جنت وہیں ہے۔'' ترمذی، (۲۷۸۱) وابن ماجہ (۲۷۸۱)

صحابی رسول معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ؟

اللہ کے رسول! نیکی کا زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری والدہ محترمہ''

صحابی رسول نے پھر ہمت کر کے پوچھ لیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا:

تمھارا باپ۔

الترمذی، البر والصلة: ۱۸۹۷ وأبو داود: ۵۳۳۹۔

درس حدیث

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

دھوپ اور سایہ کے بیچ بیٹھنے یا سونے کا حکم

تحریر...... مقبول احمد سلفی

((عن بن بريدة عن أبيه: أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يقعد بين الظل والشمس. (ابن ماجه-صححه الالبانى))

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

انسان کو سورج کی اشد ضرورت ہے اس لئے اللہ تعالی نے کائنات کی ایک مخلوق سورج بنایا۔ انسانی زندگی میں اس کے بہت سارے فوائد ہیں، ان میں سے ایک اہم فائدہ دھوپ حاصل کرنا ہے۔ یہ دھوپ انسان کے ساتھ تقریبا تمام مخلوقات کی ضرورت ہے۔ انسان کے تمام تر اعمال کا دارومدار دھوپ پہ ہے۔ اس دھوپ سے ہمیں دیگر فوائد کے علاوہ جسمانی فوائد بھی ملتے ہیں۔ سارے فوائد کے ہوتے ہوئے سائنسی طب نے دھوپ میں سونا مضر قرار دیا ہے حالانکہ اسلامی طب میں دھوپ میں سونے کی ممانعت یا نقصان کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنا یا سونا اسلام میں منع ہے۔ دھوپ میں نکلنا، اس میں بیٹھنا اور خصوصا سردی کے موسم میں دھوپ میں لیٹ جانا یہ امر طبعی ہے، لیکن حدیث کی روشنی میں دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنا یا لیٹنا منع ہے۔

ممانعت کا درجہ: مذکورہ حدیث میں ممانعت سے کونسی ممانعت مراد ہے؟

اس میں اہل علم کے درمیان کچھ اختلاف ہے۔ راجح بات یہ ہے کہ یہ ممانعت ادب وارشاد کے زمرے میں ہے اسے کراہت پہ محمول کی جائیگی، حرمت پہ نہیں کیونکہ حرمت پہ دلالت کرنے کے لئے نص چاہئے۔ گویا دھوپ اور سایہ کے درمیان لیٹنا یا بیٹھنا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

یہ بات اس لئے بھی قوی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہؐ سے دھوپ اور سایہ کے بیچ بیٹھنا ثابت ہے۔ بیہقی (5922) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اکرم کو دیکھا آپ کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، اور کچھ بدن آپ کا سایہ میں تھا کچھ دھوپ۔

دھوپ اور سایہ کی دو صورتیں

① ۔کوئی آدمی دھوپ میں سویا یا بیٹھا پھر اس کے ساتھ سایہ بھی بدن کے کچھ حصے پہ آ گیا۔

② ۔ایک آدمی اس وقت بیٹھا یا سویا بدن کے کچھ حصے پہ دھوپ تھی اور کچھ حصے پہ سایہ تھا۔

یہ دونوں صورتیں منع ہیں۔

ممانعت کی وجوہات:

☆ ایک وجہ بتائی جاتی ہے کہ یہ شیطان کی مجلس ہے، اس کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

عن عُبَيْدِ بنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدُّ الظِّلِ وَالشَّمْسِ مَقَاعِدُ الشَّيطَانِ۔(مصنف ابن أبي شيبة5/ 267 بسند صحيح)

عبید بن عمیر نے کہا کہ سایہ اور دھوپ کی حد شیطان کی مجلس (بیٹھنے کی جگہ) ہے۔

إذا كان أحدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فإنه مجلس الشيطان.

(رواه أبو داود وصححه الألباني).

جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو اور سایہ سمٹ جائے کہ بعض حصہ دھوپ میں اور بعض سایہ میں ہو تو کھڑا ہو جائے یعنی وہ جگہ چھوڑ دے کیونکہ وہ شیطان کی جگہ ہے۔(اس حدیث کو شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔)

☆ بعض لوگوں نے کہا ٹھنڈی اور گرمی کا ایک ساتھ پایا جانا جسم کے لئے ضرر رساں ہے۔

☆ سورج کی گرمی سے تکلیف ہو سکتی ہے۔ ☆ اس میں جسم کے ساتھ اعتدال کا پہلو نہیں نکلتا، یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی ایک پیر میں جوتا پہنے۔

☆ شریعت کی ممانعت میں علت ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے، کسی چیز کی ممانعت ہو جائے تو آمنا او صدقنا۔ واللہ اعلم

یکم مئی 1886ء

حقوق انسانیت

مزدوراں کا عالمی دن

تحریر...... محمد عظیم حاصل پوری

یکم مئی 1886ء کو امریکہ کے شہر شکاگو میں عالمی مزدور تحریک کے کارکنان اپنے مطالبات منوانے کے لیے جمع ہوئے تو سامراجی طاقتوں کے حکم پر وحشی سپاہیوں نے انہیں گولیوں سے بھون ڈالا جو بچے تو زخمی ہو کر اپنے گھروں کو لوٹے۔ اس کے تقریباً تین سال بعد 1889ء میں یہ فیصلہ سنایا گیا کہ ہر سال یکم مئی کو اس عظیم سانحے کی یاد میں یوم مئی منایا جائے گا۔ جو کہ اب ایک تہوار کی شکل اختیار کر چکا ہے جس میں تحفظ حقوق مزدوراں تنظیموں کا مقصد صرف یہ رہ جاتا ہے، نشستن، گفتن و برخاستن۔ چند لوگ اکٹھے ہوئے نعرے لگے، شور و غوغا ہوا اور بس۔

جبکہ مزدور کی حالت یہ ہے کہ وہ مہنگائی کے عفریت کے آہنی پنجوں میں جکڑا یاس و ناامیدی سے اپنی سانسیں پوری کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات۔ یکم مئی آتا ہے مزدور اپنے بچوں کے پیٹ بھرنے کے لیے فکر معاش میں اس دن سے بے خبر ہو کر نکل کھڑا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے یہ دن منانے سے بچوں کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔ کچھ بطور احتجاج اور صاحب منصب لوگوں سے نالاں ہو کر خودکشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ شاعر اپنے انداز میں کچھ یوں ترجمانی کرتا ہے:

یہاں مزدوروں کو مرنے کی جلدی کچھ یوں بھی ہے محسن
کہیں جیون کی کشمکش میں کفن مہنگا نہ ہو جائے

مزدور جن کے آرام و سکون اور ترقی و خوشحالی کے لیے اپنی جان مارتا ہے وہ اسے صلہ کیا دیتے ہیں، سولہ سولہ گھنٹے یا اس سے کم و بیش کام اور اجرت اتنی کہ اچھا لباس، بیماری کی صورت میں کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج تو کجا اپنا کچن نارمل چلانا بھی مزدور کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر صاحب ثروت لوگ کبھی یہ سوچ لیں کہ ہم جو کچھ اپنے ...ت افراد سے سلوک

روادار کہتے ہیں اگر ہم ان کی جگہ ہوں تو کیا با آسانی اتنی اجرت میں اپنی ضروریات پوری کرسکیں گے ۔ایسی فکر کچھ تبدیلی کے امکانات روشن کرسکتی ہے اور بندہ مزدور کی تلخی میں کچھ کمی واقع ہوسکتی ہیں ۔لیکن بدقسمتی ایسی سوچ ناپید ہو چکی ہے جو دوسروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے ۔یہاں تو حالات ہی کچھ اور ہیں بندہ جوتا بنانے کی فیکٹری میں ملازم ہے لیکن اچھا جوتا پہننا نصیب نہیں ، بھٹے پر مزدور ہے لیکن اپنا مکان نہیں ،سونے کی کان میں ملازم ہے لیکن اپنی بیٹی کے کانوں میں پیتل کی بالیاں ڈال کر بیاہ دیتا ہے۔

شاید مزدور کے لیے ہمدردی کا جذبہ اس لیے نہیں رہا کہ سونے کے چمچ لیے پیدا ہونے والوں نے جب آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دولت کی ریل پیل دیکھی انہیں کیا خبرایک مزدور کے مسائل کیا ہیں۔؟ اس کے تلخ اوقات کا ادراک وہی کرسکتا ہے جو خود ان حالات سے گزرا ہو۔

مزدور اور اسلامی تعلیمات

صرف اسلام کی ہی تعلیمات ہیں جو ایک مزدور کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہیں جو ظلم اس نچلے طبقہ کے افراد پر ڈھایا جاتا ہے اسلام اس کی یکسر مذمت کرتا ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتا ہے ۔اسلام میں مزدور طبقہ کا مقام اور جوان کے حقوق بیان ہوئے ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مزدور کا مقام مرتبہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک ہٹا کٹا نوجوان تیزی کے ساتھ آلات کسب لے کر سامنے سے گزر گیا، کسی نے کہا کاش یہ جوان اللہ کے راستے میں بھی اسی طرح کی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتا، یہ سن کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ایسا مت کہو، یہ شخص اگر اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لیے جدوجہد کر رہا ہے تو یہ بھی اللہ کے راستے میں (جہاد کرنے والوں کی طرح) ہے، اگر اپنے ضعیف اور بوڑھے والدین کے لیے جا رہا ہے تب بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر

وہ حرام رزق سے بچنے کی خاطر اپنی ذات کے لیے سعی کررہا ہے تب بھی اللہ کے راستے میں ہے، ہاں اگر ریاکاری اور جوانی کے زعم میں اس کے یہ قدم اٹھ رہے ہیں تب یہ شخص شیطان کے راستے میں ہے۔"

المعجم الکبیر للطبرانی (۲۸۲) وصحیح الترغیب والترھیب (۱۹۵۹)

کھانا کھلانا، لباس پہنانا اور طاقت سے بڑھ کر کام نہ لینا

معرور کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے (مقام) ربذہ میں ملاقات کی اور ان کے جسم پر جس قسم کا تہبند اور چادر تھا اسی قسم کی چادر اور تہبند ان کے غلام کے جسم پر تھا، میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی یعنی اس کو ماں سے غیرت دلائی تھی، یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے (مجھ سے) فرمایا کہ اے ابوذر!

"کیا تم نے اسے اس کی ماں کی غیرت دلائی ہے، تم ایسے آدمی ہو کہ (ابھی) تم میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کو اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے، جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہئے کہ جو خود کھائے اس کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اس کو پہنائے اور (دیکھو) اپنے غلاموں سے اس کام کا نہ کہو جو ان پر شاق ہو اور اگر ایسے کام کی ان کو تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔" بخاری، الإیمان، المعاصی من أمر الجاهلية ـــ (۳۰)

ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا

ہمارے معاشرے میں مزدور طبقہ کے ساتھ مل کر کھانا عیب سمجھا جاتا ہے اور ان کو اپنی تقریبات میں بلانا اپنی شان کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسلام آجر واجیر کے درمیان بعد کو ختم کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے اس کا کھانا تیار کرے پھر اسے لے کر حاضر ہو اس حال میں کہ اس نے اس گرمی اور دھوئیں کو برداشت کیا ہو تو آقا کو

چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے پس اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو کھانے میں اسے ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔"

مسلم،الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل (١٦٦٣)وابو داود(٣٨٤٦)

بد دعا نہ کرنا

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ صاحب اقتدار یا مال دار لوگ اپنے ماتحت افراد کو گالی گلوچ کرتے ہیں ان کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جنہیں ایک شریف آدمی سن بھی نہیں سکتا اور بعض اوقات ان کے لیے تباہی و بربادی کی بد دعا کرنا شروع کر دیتے ہیں اسلام سلامتی دیتا ہے نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

"بد دعا نہ کرو اپنے اوپر، نہ اپنی اولاد پر، نہ اپنے خادموں پر، اور نہ اپنے مالوں پر کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔"

ابو داود(١٥٣٢)

ملازم کو سزا دینے سے پرہیز کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:

((مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا قَطُّ، وَلَا امْرَأَةً))

"رسول اللہ ﷺ نے کسی خادم اور کسی عورت کو کبھی نہیں مارا۔" مسند احمد(٢٥٧١٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام، نوکر مجھ سے جھوٹ بولتے خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں، مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا۔ اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔"

پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔؟ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ﴾

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔'' (الانبیاء: ٤٧)

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کردوں میں آپ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔ صحیح ترمذی، تفسیر القرآن (٣١٦٥)

معاف کرنے کا حکم

انسان ہونے کے ناطے ملازم طبقہ سے غلطیاں ہوجاتی ہیں اس سے انسان کو آگ بگولہ نہیں ہوجانا چاہیے بلکہ اپنے اندر برداشت پیدا کرنی چاہیے اور صبر کا دامن تھامنا چاہیے جس قدر ممکن ہوان سے درگزر ہی کی جائے یہی نبی کریم علیہ السلام کی تعلیمات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

''ہم خادم کا کس حد تک جرم معاف کریں؟ آپ علیہ السلام خاموش رہے اس نے پھر وہی بات کہی آپ ﷺ پھر خاموش رہے جب تیسری مرتبہ اس نے یہ بات کہی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ ہر روز ستر مرتبہ اپنے غلام کو معاف کرو۔''

ابو داود، الأدب (٥١٦٤)

اجرت نہ دینا

ایسا ظالم طبقہ بھی موجود ہے جو کام پورا لیتا ہے اور اجرت کم دیتا ہے یا پھر بالکل ہی نہیں دیتا بلکہ کچھ تو مطالبے کہ صورت میں حد ظلم پھیلانگتے ہوئے جان سے ماردینے کی دھمکیاں

دیتے ہیں ایسے بدنصیب لوگ اللہ تعالیٰ کو دشمنی کی دعوت دیتے ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ))

"میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا حریف اور مدمقابل ہوں گا ایک وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر توڑ دے، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا کام پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔"

بخاری، البیوع، باب إثم من باع حرا (٢٢٢٧) وابن ماجه (٢٤٤٢)

اجرت دینے میں جلدی کرنا

کچھ لوگ مزدوری کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کچھ جان بوجھ کر تاخیر کرتے ہیں اسلام ان کو اچھا نہیں کہتا بلکہ حتی الوسع جلد از جلد ادائیگی کردی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ))

"مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کردو۔"

ابن ماجه (٢٤٤٣) صحيح

ماہ شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

"جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔"

مسلم، الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباع لرمضان (٢٧٥٨)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نیکی کا ثمر

روزہ رکھنے کے فوائد وثمرات ۔۔۔!

تحریر......رحمت اللہ شاکر (گوجرانوالہ)

"روزہ" اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور حصول ثواب کے لیے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، شہوات انسانی اور لغویات سے رک جانے کا نام ہے۔

روزہ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ارکان اسلام میں سے ہے اور ہر بالغ مرد وزن پر فرض ہے۔

روزہ رکھنے کے ثمرات وفوائد اور تارک صوم کے لیے جو شریعت نے وعیدیں ذکر کی ہیں مختصر طور پر ان کا شمار آج کی ہماری تحریر کا مقصد ہے۔

تقویٰ کا حصول

روزہ رکھنے سے سب سے بڑا فائدہ حصول تقوی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة:۱۸۳)

"اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔"

گذشتہ گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ عبادت میں کھڑا ہو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

صحيح البخاری، الصيام، باب من صام رمضان إيمانا واحتسابا (۱۹۰۱)

شہداء کے ساتھ

حضرت عمرو بن حرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!

''اگر میں یہ شہادت دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں پانچ نمازیں پڑھوں، زکوۃ ادا کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں قیام بھی کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدیقین اور شہداء میں سے۔''

ابن خزيمة (٢٢١٢) صحيح

رمضان میں رحمت اور جنت کے دروازوں کا کھلنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ))

''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

ایک دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔''

بخاري، الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان؟...... (١٨٩٨) (١٨٩٩)

روزہ جنتی راستہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

صحيح الترغيب والترهيب (١/٤١٢)

روزہ گناہوں سے بچاتا ہے

روزہ گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ اور ڈھال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ))

''روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔''

صحيح الجامع الصغير (٣٨٦٦)

روزہ جہنم سے بچاتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ))

''روزہ ڈھال اور آگے سے بچاؤ کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔''

صحيح الجامع الصغير (٣٨٦٧)

روزہ اجر بے حساب اور بے انتہا خوشی دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر نیک عمل خود اس کے لیے ہے مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی شور مچانا چاہیے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑنا چاہیے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے (پیٹ سے آنے والی) منہ کے (راستے) بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (کستوری) کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔'' صحيح البخاری، الصيام (١٩٠٤)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب

حاصل کر کے خوش ہوگا۔" صحیح البخاری، الصیام (۱۹۰٤)

روزہ جہنم سے آزادی دلاتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا جبکہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔"

"اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے خیر طلب کرنے والو! نیک کام کے لیے آگے بڑھو اور برے کام کی طلب رکھنے والو! برے کاموں سے رک جاؤ، اور ہر رات کو اللہ تعالیٰ (کثرت کے ساتھ لوگوں کو) جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔"

ابن ماجه، الصيام، باب ما جاء فى فضل شهر رمضان (١٦٤٢) والترمذى (٦٨٢)

روزہ روز قیامت سفارش کرے گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روزہ اور قرآن مومن بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوات سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما پھر دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔" صحیح الترغیب والترهیب، الصوم (٩٨٤)

روزہ خیر کا دروازہ ہے

روزہ خیر کا دروازہ ہے یعنی روزہ آدمی کے پاس خیر وبھلائی لاتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا:

"کیا میں تمھاری خیر وبھلائی کے دروازوں پر راہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ (گناہوں کے سامنے) ڈھال

ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔"

صحیح الترغیب والترھیب ، الصوم، باب الترغیب فی الصوم ......(۹۸۳)

روزہ دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی:

"روزہ دار حتی کہ وہ افطار کرے ، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔"

الترمذی، الدعوات، باب فی العفو والعافیۃ (۳۵۹۸) حدیث حسن

صحیح ترغیب کی روایت ہے:

"اور (ماہ رمضان کے) ہر دن ورات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔" صحیح الترغیب والترھیب ، الصوم (۱۰۰۲)

رمضان میں عمرہ حج کا ثواب دیتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ توحج کرنے نہیں گئی انھوں نے عرض کیا کہ فلاں کے باپ (یعنی میرے خاوند) کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے ایک پر تو وہ حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

صحیح البخاری، الحج، باب حج النساء (۱۸۶۳)

ایک دوسری روایت میں ہے:

"جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔" صحیح مسلم، الحج، باب فضل العمرۃ فی رمضان (۱۲۵۶)

روزہ دار کے لیے فرشتوں کی دعائیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔'' صحيح الترغيب والترهيب، الصوم (١٠٦٦)

روزہ جنتی محلات کا مالک بناتا ہے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جنت میں کچھ محلات ہیں جن کے بیرونی حصے سے ان کا اندرونی حصہ اور اندرونی حصے سے بیرونی حصہ نظر آتا ہے (اس قدر وہ نفیس وعمدہ ہیں) تو ایک اعرابی نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ کس کو اللہ عطا کرنے والا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار کیے ہیں جو (لوگوں کو) کھانا کھلائے، نرم گفتگو کرے، روزے کثرت سے رکھے اور جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ نماز پڑھے۔''

مسند أحمد (٦٣٢٦)

رمضان کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر

ماہ رمضان مسلمانوں کو ایک ایسی رات بھی تحفے میں عطا کرتا ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے حدیث میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ یہ (بابرکت) مہینہ تمھارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو) اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر وبرکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر وبرکت سے محروم رہا اور اس کی خیر وبرکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر) سے محروم ہو۔'' ابن ماجه، الصيام (١٦٤٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى))

''بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔'' الصحيحة (٢٢٠٥)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اسلام و مسائل

مبارک ہو رمضان آگیا۔۔!

تحریر۔۔ محمد عظیم حاصل پوری

فرمان باری تعالی ہے:

''اے اہل ایمان تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ'' سورۃ البقرۃ (۲/۱۸۳)

عربی میں روزے کو ''صوم'' جس کے معنی امساک، روکنے کے ہیں یعنی خاص کاموں اور باتوں سے مقررہ وقت میں مخصوص شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو روکنا، دوسرے الفاظ میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے اور گناہوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ سبل السلام (۲/۸۵۹)

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے ہر سال مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں، رمضان المبارک کے روزے دو ہجری کو فرض ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے زندگی میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

روزے کی فضیلت اور اجر و ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا کیونکہ وہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے لیے ہی چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی (ثواب ملنے کی وجہ سے) اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت، یاد رکھو روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطف اندوز اور پسندیدہ ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ فحش باتیں کرے اور نہ بے ہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا

کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔" بخاری، الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم (۱۹۰) ومسلم (۲۷۰۷)

گناہوں کی معافی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ایمان اور احتساب (صرف اللہ سے اجر کی امید) کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

بخاری (۱۹۰۱) ومسلم (۷۶۰)

روزہ چھوڑنے کا گناہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "نبی اکرم ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین، آمین، آمین کہا۔ کسی نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین دفعہ آمین کہا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلی مرتبہ "جبریل امین علیہ السلام نے مجھے آ کر کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو سکی اور نتیجتاً وہ آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ اسے ہلاک و برباد کرے اور اپنی رحمت سے دور کرے۔ (جبریل علیہ السلام نے کہا:) آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہی۔۔۔۔"

صحیح ابن حبان (۹۰۷) وصحیح ابن خزیمة (۱۸۸۸) حسن

چاند دیکھ کر روزہ رکھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر تم پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو۔"

صحیح بخاری (۱۹۰۹) ومسلم (۱۰۸۱)

چاند دیکھنے کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ

(اللّٰہُ)) ترمذی،ابواب الدعوات(۳۴۵۱)

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما‘اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔''

روزہ کی نیت

فرض روزوں کے لیے ہر روز رات کو طلوع فجر سے پہلے نیت کرنا ضروی ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے فجر سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اسکا روزہ نہیں۔'' ابو داؤد(۲۱۳)ترمذی(۸۳۰)

جبکہ نفلی روزے کی نیت دن کے وقت بھی کی جاسکتی ہے۔صحیح البخاری (۱۹۲۴)

نیت دل سے ہے زبان سے نہیں

نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان اور دل کے ارادے کا نام نیت ہے ۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔(وَبِصَوْمِ غَدٍنَوَیْتُ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ) بالکل بے اصل ہیں ،ان الفاظ کا پڑھنا درست نہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

سحری کھانا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سحری کا کھانا کھاؤ، بے شک سحری کے کھانے میں برکت ہے۔''

صحیح البخاری(۱۹۲۳)

سحری تاخیر سے کھانی چاہئے اذانِ فجر اور سحری کھانے کا درمیانی وقت تقریباً پچاس آیات (پڑھنے کے برابر) کا ہونا چاہئے۔ صحیح البخاری (1921) اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں بلکہ حسب ضرورت کھایا جاسکتا ہے۔

ابو داؤد(۲۳۵۰)الصحیحۃ(۱۳۹۴)

افطاری کا وقت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [البقرة: ١٨٧]

''پھر رات تک (اپنے) روزے پورے کرو۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا وقت ہو گیا۔''

صحيح بخاری(١٩٥٤)

افطاری جلد کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیشک ہم انبیاء کا گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔''

الصحيحة(٣٧٦/٤)طبرانی کبیر(١١٤٨٥)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے۔''

بخاری(١٩٥٧)ومسلم(١٠٩٨)

روزہ کھولنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰه))

''پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے دار کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا۔''

ابو داؤد(٢٣٥٧)نسائی فی السنن الكبرىٰ(٣٣٢٩)

جس چیز سے چاہو روزہ افطار کرو مگر سنت...!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھواروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے۔'' ترمذی، الصوم(٩٦٩)

روزہ کھلوانے کا اجر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کیلئے ہوگا اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی'' ترمذی، الصوم (۶۴۷)

روزہ افطار کرانے والے کو بھی دعا دو

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی

((اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ)) ابو داؤد (۳۸۵۴) ابن ماجہ (۱۷۴۷)

''روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں''

روزہ میں جائز امور

① دوران روزہ سرمہ لگانا جائز ہے۔ ابن ماجہ (۱۶۷۸) صححہ البانی

② حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ کو (بعض اوقات) اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے سحری کھالیتے اور پھر غسل کرتے'' بخاری (۱۹۲۶) ومسلم (۱۱۰۹)

③ روزے دار مسواک کرسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا''

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے۔ صحابی رسول فرماتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا'' بخاری تعلیقا (۱۹۳۴)

④ ٹوتھ پیسٹ اگر حلق میں نہ جائے تو روزے دار کیلئے اسے کرنا بھی جائز ہے جبکہ مسواک استعمال کرنا سنت رسول ہے۔

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے''
بخاری (۱۹۲۷) و مسلم (۱۱۰۶)

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ھنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بخاری (۱۹۳۰)

⑦ آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ روزے دار کیلئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔'' بخاری (۱۹۳۰)

⑧ روزہ میں بھول کر کھا لینا...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پیلایا ہے'' بخاری (۱۹۳۳) و مسلم (۱۱۵۵)

⑨ گرمی کی وجہ سے روزے میں غسل کرنا...... ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے۔'' ابو داؤد (۲۳۶۵)

⑩ سینگی یا پچھنے لگوانا...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔'' بخاری (۱۹۳۸)

ناجائز امور

① ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنا: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی چڑھاؤ مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)'' ابو داؤد (۲۳۶۶) ترمذی (۷۸۸)

② جھوٹ، غیبت، فحش باتیں، گالی گلوچ، لڑائی اور تمام برے افعال...... رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ''جو (روزہ دار) جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پرواہ نہیں'' بخاری (۱۹۰۳)

③ استقبال رمضان کے روزے رکھنا بھی درست نہیں۔ بخاری (۱۹۱۴)

روزہ توڑنے والے امور

① جان بوجھ کر کھانا، پینا۔ بخاری (۱۸۹۴)

لیکن بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بخاری (۱۹۳۳) مسلم (۱۱۵۵)

② جماع کرنا۔ بخاری (۱۹۳۶)، مسلم (۱۱۱۱)

اس کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک گردن آزاد کرنا اس کی طاقت نہیں تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔ بخاری (۱۹۳۶) مسلم (۱۱۱۱)

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے'' ابوداؤد (۲۳۸۰) ترمذی (۷۱۶) صححہ البانی

④ حیض (اور نفاس) کے شروع ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بخاری (۱۹۵۱)

چند متفرق مسائل

۱۔۔۔۔حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی اگر کمزوری محسوس کرتی ہے اور روزہ اس پر گراں گزرتا ہے تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے لیکن دوبارہ اسے قضا دینی ہوگی۔

۲۔۔۔۔دوران سفر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے اور بعد میں اس کی قضا میں آسانی پیدا کی ہے اگر سفر آدمی کے لیے مشقت اور گراں ہے تو وہ روزہ چھوڑ دے اور اگر سفر میں ایسا معاملہ نہیں جیسا کہ دور حاضر میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں ایسے حالات میں کوئی روزہ رکھ لیتا ہے تو اس پر کوئی عیب نہیں۔

۳۔۔۔۔مریض روزہ چھوڑ سکتا ہے البتہ تندرستی کے بعد اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا

دینا ہوگی اور اگر روزے رکھے بغیر فوت ہو گیا تو ان روزوں کی قضا، اس کے ورثاء پر ہوگی۔

۴۔۔۔۔۔ایسا بوڑھا آدمی جو روزہ نہیں رکھ سکتا یا ایسا آدمی جس کے لیے کوئی ایسی بیماری ہو جس میں اسے بار بار میڈیسن استعمال کرنی پڑتی ہو تو ایسا آدمی روزہ چھوڑ سکتا ہے یہاں تک کہ تندرست ہو جائے تو ان روزوں کی قضا دے اور اگر بوڑھا ہے جو قضا بھی دینے کی قدرت نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلے کسی ایک مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کر سکتا ہے۔

۵۔۔۔۔۔ہر ماہ ایام مخصوصہ میں جاری ہونے والے خون کو حیض اور ایسی عورت کو حائضہ کہتے ہیں اور ولادت کے بعد عموماً چالیس دن تک جو خون جاری ہوتا ہے اسے نفاس کہا جاتا ہے۔ان دونوں صورتوں میں عورت کو حکم ہے کہ وہ نہ روزے رکھے اور نہ نماز پڑھے البتہ پاکی کے بعد عورت نمازوں کی قضا نہیں دے گی لیکن روزوں کی قضا دے گی۔

۶۔۔۔۔۔نفلی روزہ کسی دعوت کی وجہ سے کھولا جا سکتا ہے اس پر کوئی کفارہ اور قضا نہیں پڑتی۔

۷۔۔۔۔۔روزہ کی حالت میں اگر احتلام کے ذریعے انزال ہو جائے یا مذی وغیرہ خارج ہو جائے تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۸۔۔۔۔۔معتکف مسجد سے باہر نہ جائے لیکن کسی سخت حاجت کے وقت مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

قیام اللیل (نماز تراویح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

”جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی امید سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

ترمذی، الصوم (۸۰۸) ومسلم (۷۵۹)

نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”رمضان اور غیر رمضان میں نبی پاک ﷺ (رات کی

نماز) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے" بخاری(۱۱۴۷)و مسلم(۷۳۸)

اعتکاف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے" بخاری(۲۰۲۶)و مسلم(۱۱۷۲)

اعتکاف دس دن، بیس دن یا جتنا وقت بآسانی میسر ہو کیا جا سکتا ہے اعتکاف بیٹھنے کی جگہ صرف مسجد ہے، خواہ مرد بیٹھیں یا عورتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ﴾

"اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو" سورۃ البقرۃ(۲/۱۸۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں"

صحیح بخاری(۲۰۲۶)

اعتکاف کیلئے مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ ﷺ کیلئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ ﷺ صبح کی نماز ادا کرتے اس میں داخل ہو جاتے۔"

بخاری(۲۰۳۳)و مسلم(۱۱۷۳)

صدقہ فطر (فطرانہ)

ماہ رمضان میں کوتاہی یا کمی وغیرہ ہو جاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقۃ الفطر لازم کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "فرض قرار دیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش بات ہو گئی ہو اسکا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول

اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے" ابو داود،الزکاۃ،باب زکاۃ الفطر (١٦٠٩)

صدقۃ الفطر کی مقدار کیا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

بخاری (١٥٠٣) ومسلم (٩٨٤)

فائدہ: ایک صاح تقریباً اڑھائی کلو یا ٢ کلو ١٠٠ گرام کا ہوتا ہے، بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔

ماں کی خدمت اور جنت میں چرچے

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت میں خاص اعزاز دیا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَالِكَ الْبِرُّ كَذَالِكَ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ))

"نیکی کا یہی بدلہ ہے، نیکی کا یہی بدلہ ہے، یہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔"

مسند احمد (٦/١٥١) (٢٥٣٧٦) و صحیح ابن حبان (١٥/٤٧٩) و سلسلة الصحيحة (٩١٣)

سعادت شب قدر ۔۔۔ بسم الله الرحمن الرحيم

شب قدر امت محمدیہ پر احسان عظیم

تحریر۔۔۔ عبد الشکور عاقل (قصور)

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» (صحیح بخاری (٢٠١٤))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"

امت محمدیہ اس کائنات کی عظیم امت ہے جیسا کہ پروردگار کائنات نے فرمایا: (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران ١١٠) "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو"۔ اگرچہ اس میں دو تراجم دو تراکیب کا احتمال ہے۔ لیکن سلف نے زیادہ تر تم بہترین امت ہو کیا ہے۔ فرمان رسول اللہ ﷺ: «أَنْتُمْ تُوفُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ» "تم سترویں امت ہو اور تم ان میں اللہ کے ہاں سب سے افضل اور عزت والی ہو" ترمذی رقم (٣٠٠١) حسن عند الألباني۔ ایسے ہی حدیث رسول ﷺ ہے:

«أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ» الترمذی، صفة الجنة۔ (٢٥٤٦) حسن

"جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اسی (٨٠) صفیں امت محمدیہ کی اور چالیس باقی دوسری امتوں کی ہوں گی۔"

اسی طرح امت محمدیہ میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے یہ امتیاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

البخاری (٦٥٤١) و ترمذی (٢٤٣٧)

انہی بے شمار فضیلتوں میں سے ایک فضیلت وہ ہے جو امام مالک رحمہ اللہ اپنی کتاب موطا امام

مالک میں نقل کرتے ہیں کہ:

((أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ لاَ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ، مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمْرِ ،فَأَعْطَاهُ اللَّهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ)) [مقدمہ مؤطا الامام مالك (۱/۱۲۲)(۳۳۵)]

"انہوں نے کئی ایک ثقہ اہل علم سے سنا کہ وہ کہتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ کو پہلے لوگوں کی عمریں دیکھائی گئی یا جو اللہ نے چاہا عمروں کے متعلق دیکھایا ،آپ ﷺ نے ان کے مقابلہ میں اپنی امت کی عمریں تھوڑی محسوس کی کہ دوسری امتیں لمبی عمروں کی وجہ سے زیادہ عمل کر چکی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شب قدر کی رات عطا فرمادی جس کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے"

یوں اس امت پر ایک باری تعالیٰ کا احسان لیلۃ القدر کی صورت میں ہوا کہ ایک طرف ایک آدمی ۸۳ سال ۴ مہینے عبادت کرے دوسری طرف کوئی صرف اس ایک رات لیلۃ القدر کی عبادت کرے اللہ عزوجل کے ہاں اس ایک رات کی عبادت ۸۳ سال ۴ ماہ یعنی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل و برتر ہے۔کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ،تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ،سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ سورۃ القدر (۳-۵)

"شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے"

اندازہ لگائیں اس رات کی عظمت کا اس کائنات کی آخری کتاب کی ایک پوری صورت اللہ عزوجل نے اس کی فضیلت کے لیے خاص کر دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں''

بخاری ، لیلۃ القدر (۲۰۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ''

مسلم(۷۶۲)(۱۱۷۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی ۔اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے''

ابن خزیمہ(۲۳۱/۳)حسن

شب قدر کی مخصوص دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ))

''اے اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرما دے۔''

ترمذی(۳۵۱۳)صحیح

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور کی تعمیراتی جھلکیاں